بسم اللہ الرحمن الرحیم
باب نمبر
1
www.SirateMustaqeem.net
احادیث ختم نبوت

باب نمبر 1 ۔ احادیث ختم نبوت 17

اَحْمَدُكَ اللّٰهُمَّ يَامُجِيبَ كُلِّ سَائِلٍ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ هُوَ

اَفْضَلُ الْوَسَائِلِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِى الْفَضَائِلِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ

وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ہمیں ہے جان سے پیارا نشان ختم نبوت کا

اٹھو گھر گھر میں پہنچا دو بیان ختم نبوت کا

ملائک کی جماعتیں روز و شب واں پہ اترتی ہیں

ذکر جاری ہمیشہ ہے جہاں ختم نبوت کا

تھے جتنے بھی نبی دیگر نبوت ان کی وقتی تھی
مگر ہے حشر تک سارا زماں ختم نبوت کا

یہ نعرہ ہے امیر المؤمنیں صدیق اکبر کا
کروا اپنے لہو سے بھی دھیاں ختم نبوت کا

مٹا دو زور بازو سے کفر ہر قادیانی کا
یمامہ سے اٹھا لو ہر سناں ختم نبوت کا

دیا ختم نبوت پہ رضا کے علم نے پہرہ
بنا ان کا قلم بھی ترجماں ختم نبوت کا

بنا کلک رضا ہر اس کمینے کے لئے خنجر
ہے جس نے بھی کیا کوئی زیاں ختم نبوت کا

انوکھی شان اس فن میں کیا مہر علی کی ہے
کیا جس نے عقیدت سے بیاں ختم نبوت کا

الٰہی شاہ نورانی کی قبر پہ رحمتیں برسیں
بنایا جس نے پورا کارواں ختم نبوت کا

سنو جتنے بھی یاں ختم نبوت کے فدائی ہوں
رہے یہ قافلہ ہر دم رواں ختم نبوت کا

دبانے کو زمانے میں گلہ ہر قادیانی کا
لگائے نعرہ ہر پیر و جواں ختم نبوت کا

خداوندا مدینے کے چمکتے چاند کا صدقہ
بنا دے آصف کو حسان ختم نبوت کا

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہ وعم نوالہ واعظم شانہٗ واتم برھانہٗ کی حمد وثناء اور حضور سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات، زینتِ بزمِ کائنات، دستگیرِ جہاں، غمگسارِ زماں سیدِ سروراں، حامیِ بیکساں، قائد المرسلین، خاتم النبیین، احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد:

وارثانِ منبر ومحراب، اربابِ فکر و دانش، اصحابِ محبت ومودّت، حاملینِ عقیدۂ اہلِ سنت

نہایت ہی معزز ومحتشم حضرات وخواتین سامعین وناظرین!

ربِ ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے ادارہ صراطِ مستقیم کی خوشبو اور مہک کے دوران آج ہماری گفتگو کا موضوع ہے:

احادیث ختم نبوت

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کا فہم عطا فرمائے اور قرآن و سنت کے ابلاغ وتبلیغ اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خالق کائنات نے ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا ہے اور یہ روح ایمان ہے کہ کلمہ اسلام کی روشنی میں اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔

ختم نبوت ایمان کا اساسی حصہ ہے۔ ختم نبوت پر پورے دین کا ڈھانچہ قائم

ہے۔ختم نبوت دین متین کے گرد ایک قلعہ ہے۔ پورے دین کی تعلیمات کو محفوظ کرنے والا عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے۔ سید عالم ﷺ کی جلوہ گری کے بعد اب کائنات میں کوئی شخص بھی بحیثیت نبی نہیں آسکتا۔ اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے گا کسی لحاظ سے بھی۔ خواہ وہ یہ کہے کہ میں ظلّی ہوں میں بروزی ہوں، میں غیر تشریعی ہوں، جو بھی وہ کہے جب وہ نبوت کا مدعی بنے گا تو جھوٹا ہوگا، کذاب ہوگا، دجال ہوگا۔ اس سے برأت لازم ہے۔ اور اس کا رد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا یہ قطعی عقیدہ جس میں خاتم النبیین کا معنی زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی ہونا ہے اس کو جہاں قرآن مجید برہان رشید میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے وہاں رسول اکرم ﷺ کے فرامین میں بھی بکثرت احادیث اس بارے میں موجود ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ سو احادیث ختم نبوت کے موضوع کو بیان کرتی ہیں اور بالمعنیٰ ہزاروں ایسی احادیث ہیں جن سے اس عقیدہ کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔

ہماری آج کی یہ مختصر نشست جس میں ہم چند احادیث اور وہ بھی مختصر تبصرہ کے ساتھ صرف متن حدیث اور اس کا ترجمہ پیش کریں گے اور تھوڑی سی تشریح کرتے ہوئے ہم اپنی گفتگو کو آگے بڑھائیں گے۔

میری دعا ہے کہ خالق کائنات جل جلالہٗ ہمیں قرآن وسنت کا فہم عطا فرمائے بالخصوص آج کا موضوع سنتے وقت یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا

مشکوۃ شریف: ۳۵

"اے اللہ! وہ بندہ خوش رہے جس نے میری حدیث سنی، یاد کر لی، محفوظ کی اور آگے کسی کو سنا دی۔"

اس نیت سے میں حدیث کا متن بھی پڑھوں گا اور اس کی ٹرانسلیشن (Translation) بھی ساتھ کروں گا تا کہ سمجھ بھی آجائے اور ماحول بھی معطر رہے کہ یہ وہی الفاظ ہیں جو کبھی ہمارے محبوب علیہ السلام کی مقدس زبان سے صادر ہوئے تھے۔

احادیث ختم نبوت

ہم اس وقت تیس احادیث سے مسئلہ ختم نبوت کو ثابت کریں گے۔

پہلی حدیث: پہلی نبوتیں اور ختم نبوّت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ یَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ

بخاری شریف: ح: ۳۵۳۵/۶ مسلم: رقم: ۲۲۸۶

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا

میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال یوں ہے جیسے کسی نے کوئی گھر بنایا ہو،

فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ

اس نے اپنا گھر نہایت ہی خوبصورت بنایا اس میں حسن بھی ہو جمال بھی ہو۔

فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ

کسی نے کوٹھی تیار کی اور نہایت ہی خوبصورت انداز سے اس کو تیار کیا

اِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَۃٍ مِّنْ زَاوِیَۃٍ

سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے جو ایک کونے میں ہے

فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ

دیکھنے والے اس مکان کو دیکھتے ہیں تو تعجب کرتے ہیں کہ کتنا خوبصورت محل ہے۔

یعنی لوگ اس محل کا چکر لگاتے ہیں، چاروں طرف سے دیکھتے ہیں، اس پہ نگاہ دوڑاتے ہیں اس کو دیکھتے ہیں تو بڑا تعجب کرتے ہیں، اس کی ہر طرف کو دیکھ کر ہر پہلو کو دیکھ کر، ہر سمت اور ہر زاویے کو دیکھ کر لوگوں کو بڑا تعجب ہوتا ہے اور اس کو پسند کرتے ہیں لیکن جب اس کونے پہ آتے ہیں جہاں ابھی جگہ خالی ہے، کہتے ہیں:

ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبْنَۃُ ؟

یہاں اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی؟ کاش اس اینٹ کی جگہ بھی پوری ہوتی۔

اور پھر اس محل پر کسی کو کوئی انگلی اٹھانے کی کوئی گنجائش نہ ہوتی۔ محل تو بڑا خوبصورت ہے اس میں حسن بھی ہے، جمال بھی ہے۔ اس میں رعب و دبدبہ، وقار

اور کمال ہے۔ بڑا جوبن اور نکھار ہے مگر ایک جگہ آ کے لوگ رک جاتے ہیں کہ یہاں اس جگہ کو اتنا خوبصورت محل بنا کے خالی کیوں رکھ دیا گیا۔ یہاں بھی اینٹ لگا دی جاتی تو اس کا حسن مکمل ہو جاتا تو سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

فَاَنَا اللَّبِنَةُ

وہ چیز جو اس خالی جگہ کو مکمل کرنے والی ہے، وہ میں ہوں۔

پہلے نبوت کا کاشانہ تعمیر ہو چکا تھا۔ لوگ دیکھتے تھے، تعجب کرتے تھے، اس کے حسن و جمال پر رشک کرتے تھے مگر ایک جگہ آ کے ٹھہر جاتے تھے کہ کاش اس جگہ بھی تعمیر مکمل کر دی جاتی تو یہ بڑا خوبصورت محل ہوتا میرے محبوب ﷺ فرماتے ہیں وہ جگہ جہاں ان کو کمی محسوس ہو رہی تھی کہ یہاں اینٹ لگ جاتی تو یہ مکمل ہوتا۔

اَنَا اللَّبِنَةُ

وہ اینٹ جس نے نبوت کے محل کو پورا کیا اس کو مکمل کیا وہ میں ہوں۔

وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میں نے نبوت کے خوبصورت محل کو مکمل فرما دیا ہے۔

اب اس سے یہ بات بھی بڑی واضح ہوگئی۔ اگر چہ ہر نبی نبوت میں مستقل ہے اور ان کا صرف زمانہ نبوت گزر ا پھر دوسرا نبی آ گیا لیکن صفت نبوت ان کی اب بھی برقرار ہے۔ یعنی اب یہ نہیں ہے کہ وہ نبی کالعدم ہو چکے ہوں کہ ان کو نبی نہ کہا جائے۔

وہ نبی ہیں مگر ان کی نبوت کا زمانہ گزر چکا ہے اور اب ہمیشہ کے لئے جو نبوت کا زمانہ ہے وہ ہمارے نبی ﷺ کا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس

وقت آئیں گے، وہ ہمارے محبوب ﷺ کی نبوت کا پرچار کرنے کے لئے تشریف لائیں گے۔

اب یہاں پر وہ سارا بنگلہ اور کاشانہ بنا ہوا ہے۔ حسن اس میں بہت ہے مگر پھر بھی ایک جگہ پہ لوگ آ کے رک جاتے ہیں اور جب ہمارے محبوب ﷺ کی جلوہ گری ہوگئی ہے وہ جگہ بھی بھر گئی ہے تو پتہ چلا آپ نے اپنی نبوت کے لحاظ سے ایک کام مکمل ہی نہیں کیا، بلکہ آپ ﷺ کی نبوت وہ نبوت ہے کہ جس نے پہلی ساری نبوتوں کے حسن میں بھی اضافہ کیا ہے اور وہ کوٹھی اور بنگلہ اور کاشانہ جس میں ہر نبی نبوت میں مستقل ہے، ان میں سے کوئی نبی بھی نبوت کے لحاظ سے غیر مستقل نہیں ہے۔ ان کی نبوت اپنی اپنی ہے مگر ان کی نبوت کو بھی ایک رنگ، ایک جمال مزید جو عطا فرمایا ہے۔ وہ ہمارے محبوب ﷺ کی نبوت نے عطا فرمایا ہے۔

دوسری حدیث شریف

انبیاء علیہم السلام پر فضیلت اور ختم نبوت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَّ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ

مسلم شریف: ۱۱۹/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ارشاد

فرماتے ہیں:

فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ

چھ چیزوں کی بنیاد پر مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی۔

مطلب کیا کہ وہ چھ صرف مجھ میں ہیں، میرے سوا کسی پیغمبر میں نہیں۔

قرآن مجید ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ

سارے رسول رسالت میں برابر ہیں مگر درجات میں فرق ضرور ہے تو اس بنیاد پر ہمارے محبوب ﷺ فرمانے لگے کہ میرے رب نے مجھے چھ چیزیں ایسی دی ہیں اور یہ چھ آخری حد نہیں بلکہ اور بھی ایسے فضائل ہیں کہ جو ہمارے محبوب ﷺ میں ہیں اور کسی نبی میں نہیں ہیں۔ تو چھ کا ذکر کرتے ہوئے محبوب ﷺ نے فرمایا:

نمبر 1-

أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

مجھے جامع کلمات دیئے گئے۔

مجھے میرے رب نے گفتگو کا جو انداز دیا ہے وہ بھی تمام انبیاء سے مختلف ہے۔ یعنی سب سے فضیلت والا ہے۔ حالانکہ ہر نبی کی نبوت کی امتیازی شان خطابت ہے کہ انبیاء اپنے وقت کے سب سے بہترین خطیب بھی ہوتے تھے۔ چونکہ انہوں نے مجمع کو سمجھانا ہوتا تھا، لوگوں تک بات کو پہچانا ہوتا تھا۔ اگر زبان صحیح نہ چلتی ہو اور مافی الضمیر صحیح بیان نہ ہو سکتا ہو تو پھر نبوت کی ڈیوٹی پوری نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے تمام انبیاء علیہم السلام کو

اللہ تعالیٰ نے تکلم اور نطق کی بہترین صلاحیتیں عطا فرما رکھی تھیں۔

لیکن ان سب میں سے جن کو نرالی خطابت عطا فرمائی ہے وہ حضرت آمنہ کے لعل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا:

مجھے میرے رب نے منفرد انداز گفتگو دیا ہے کہ میں جامع کلمات بولتا ہوں۔

میں بولوں تو لفظ تھوڑے سے ہوتے ہیں مگر ان کے معانی کا سمندر طلاطم میں ہوتا ہے۔ اور دور دور تک ان کے معانی کا سلسلہ پھیل جاتا ہے۔ میرے رب نے مجھے تھوڑے وقت میں زیادہ فائدہ پہنچانے والی گفتگو کا طریقہ عطا فرمایا ہے۔

نمبر 2-

نُصِرْتُ بِالرَّعْبِ

میری رعب سے مدد کی گئی ہے۔

میری دوسری خصوصیت جو میرے رب نے صرف مجھے عطا کی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے میری مدد رعب سے کی ہے۔ مجھے جا کے اپنے دشمنوں کو مار کے منوانا نہیں پڑتا کہ میری تلوار ان کی گردن تک پہنچے تو پھر میرا ڈر آئے۔ فرمایا میرا ڈر اتنا ہے۔

مَسِيْرَةَ شَهْرٍ

ایک مہینہ دور بیٹھا ہوا میرا دشمن یوں کانپتا ہے جیسے میری تلوار کے نیچے آ چکا ہو۔

رب ذوالجلال نے مجھے منفرد رعب دیا ہے کہ میرے رعب کی دھاک بیٹھ گئی ہے، دور دور تک میرا رعب چلتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری مدد رعب سے فرما دی ہے۔

نمبر 3-

اُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ

میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے غنیمتیں حلال کردیں۔ پہلی امتوں کے لئے مال غنیمت حلال نہیں ہوتا تھا اس کو اکٹھا کرتے تھے آگ آتی تھی جلا جاتی تھی۔ یہ اس کا مصرف تھا۔ فرمایا:

میری امت کے لئے غنیمت حلال ہے۔ کافروں سے لڑیں گے جو مال آئے گا اس کو تقسیم کیا جائے گا۔ اس کے باقاعدہ حصے بنادیئے۔

اتنا مال بیت المال کا ہے، اتنا فلاں کا ہے۔ فرمایا:

رب نے مجھے یہ شان دی ہے۔ میرے رب نے غنیمتوں کو حلال فرمادیا ہے۔

نمبر 4-

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا

میرے لئے زمین کو مسجد اور طہور بنادیا گیا۔

یعنی میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنادیا۔ جہاں بھی میرے امتی کا جی چاہے گا، یہ نہیں ہوگا کہ اس پر پابندی ہو کہ تم ہزار میل سفر کر کے مسجد میں پہنچو تو پھر تمہارا سجدہ قبول ہوگا۔ نہیں،

یعنی ہم نے جب سے قدم رکھا ہے، ساری زمین مسجد بن گئی ہے، پاک ہوگئی ہے۔ اور طہور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین صرف پاک ہی نہیں بلکہ پاک

کرنے والی بھی ہے۔ اگر تمہیں پانی نہ ملے اور وضو یا غسل کی حاجت ہو۔ فرمایا

تم اس پر ہاتھ مار کر چہرے پہ مل لو گے تو یہ تمہارے بدن کو پاکی بھی عطا کر دے گی۔ میرے لئے زمین کو پاک کر دیا گیا ہے۔

نمبر 5-

اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً

مجھے ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کے بھیجا گیا ہے۔

میں سب کا نبی ہوں۔ باقی پیغمبر ایک ہی قوم کے لئے ہوتے تھے اور میں صرف انسانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ جمیع خلق کا اور مخلوق کا نبی بنا کے بھیجا گیا ہوں۔

نمبر 6-

وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ

مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے ختم نبوت کا تاج پہنایا ہے۔ مجھ پہ نبوت کا سلسلہ آ کے بند ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے خاتم النبیین بنایا ہے۔

تیسری حدیث شریف

میدان حشر اور ختم نبوت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قِصَّةِ الْعَرْضِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَفَزَعَ النَّاسُ اِلَی الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ فَيَقُوْلُ عِيْسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُوْلُوْنَ يَامُحَمَّدُ ﷺ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ

بخاری شریف: ح: ۴۷۱۲ مسلم شریف: ۱/۱۹۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں ۔اس حدیث میں قیامت کے دن اللہ کے سامنے پیش ہونے کا منظر پیش کیا جارہا ہے کہ جس وقت لوگ مختلف انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے ہماری سفارش کرو اس وقت مشکلات بڑی ہیں، حشر کی گرمی بڑی ہے۔ہمیں اللہ تعالیٰ سے کوئی سہولت لے کردو، ہماری اللہ کے دربار میں کوئی سفارش کرو۔سارے انبیاء علیہم السلام کا جواب یہ ہوگا۔

اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ

کسی اور کے پاس جاؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں ان کے پاس جاؤ وہ تمہاری سفارش کریں گے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے نہیں نہیں میں نہیں کرسکتا۔وہ اور دروازہ دکھائیں گے ۔ یہ صورتحال جس وقت رسول اکرم ﷺ نے اپنی حدیث شریف میں بیان کی۔فرمایا: سارے لوگ بڑے گھبرا چکے ہوں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ان کو ہر دروازے سے واپس موڑا جا چکا ہوگا ایسے میں جب ان کو کوئی سہارا نظر نہیں آئے گا

تو سارے اکٹھے میرے دربار میں پہنچ جائیں گے۔ سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ

میں حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار ہوں۔

فَیَقُوْلُ عِیْسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام

جب لوگ چلتے چلتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے۔ تو وہ کہیں گے:

اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

تم کسی اور کی طرف چلے جاؤ، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس چلے جاؤ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اے لوگو! اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری مدد کر دی جائے تو پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس چلے جاؤ۔ وہ جو کہیں گے اللہ ان کی بات کو مان لے گا۔ رسول اکرم ﷺ خود فرماتے ہیں:

فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ

وہ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے۔

اور کیا کہیں گے:

یَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ

وہ کہیں گے یا محمد ﷺ

اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ

اب محبوب ﷺ آپ اللہ کے رسول بھی ہیں اور آخری نبی بھی ہیں۔

سارے ہمیں اور کے دروازے پہ بھیجتے رہے۔ اب آپ کے بعد تو کوئی اور

ہے ہی نہیں۔ہم تمہارے پاس آ گئے ہیں، آپ ﷺ آخری ہیں۔ساری امتوں کے لوگ اکٹھے ہو کے اس بات کو پہچانے ہوئے ہیں کہ یہ آخری سہارا ہیں، آخری در ہے اور یہاں کی بات ضرور مانی جائے گی۔

اب یہ عقیدہ ختم نبوت والا عقیدہ وہ عقیدہ ہے کہ اس میں دنیا کے اندر ہی نہیں برزخ اور حشر میں بھی جب کسی کا کوئی سہارا نہیں بن رہا ہوگا۔اس وقت ختم نبوت کا عقیدہ سہارا بنے گا۔اور جس وقت رسول اکرم ﷺ کو آواز دیں گے، ندا دیں گے، پکاریں گے تو وہ خاتم الانبیاء کہہ کر پکاریں گے۔تو سرکار ﷺ فرمائیں گے:

اَنَالَهَا

میں شفاعت کے لئے ہوں

انا لھا کہہ کے عاصیوں کو لیں گے آغوش مرحمت میں
عزیز اکلوتا جیسے ماں کو نبی کو اپنا غلام ہوگا

ادھر وہ گرتوں کو تھام لیں گے ادھر پیاسوں کو جام دیں گے
صراط و میزان حوض کوثر یہی وہ عالی مقام ہوگا

گنہگاروں کا روز محشر شفیع خیر الانام ہوگا
دلہن شفاعت بنے گی دولہا نبی علیہ السلام ہوگا

چوتھی حدیث شریف مبشرات اور ختم نبوت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ

ذَالِكَ عَلَى النَّاسِ قَالَ وَلٰكِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَاالْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النَّبُوَّةِ

ترمذی شریف: ح: ۲۲۷۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں، فرمانے لگے:

قال رسول اللّٰہ ﷺ

رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ

بے شک رسالت و نبوت ختم ہوگئی ہے۔

یعنی میرے بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ رسول آئے گا۔ دونوں چیزیں ختم ہوگئیں ہیں مجھ پر دروازہ بند ہوگیا ہے۔ نبوت و رسالت کے خاتمے کا جس وقت آپ ﷺ نے اعلان کیا تو ساتھ یہ الفاظ بولے۔

فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ

نہ میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور نہ ہی نبی ہوگا۔

نبوت کا دروازہ بھی بند رسالت کا دروازہ بھی بند اور واضح لفظوں میں ان قادیانی شریروں کے لئے یہ الفاظ قابل غور ہیں جو گنجائش نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ خاتم النبیین کہا جاتا ہے، خاتم المرسلین نہیں کہا جاتا۔ کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو کوئی رسول ہوسکتا ہے۔

اللہ نے خاتم النبیین کہہ کر اس کے سارے احتمالات کو ختم کردیا کیونکہ جو

رسول ہوتا ہے وہ نبی ضرور ہوتا ہے تو جب ان کے بعد نبی نہیں ہوسکتا تو رسول کیسے ہوسکتا ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر الفاظ میں بھی کہہ دیا۔ فرمایا، اللہ نے دروازہ بند کر دیا ہے۔

فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیّ

میرے بعد کوئی رسول بھی نہیں ہوسکتا اور میرے بعد کوئی نبی بھی نہیں ہوسکتا۔

وَلٰکِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ

نبوت کا دروازہ تو بند ہو گیا ہے مگر مبشرات کا دروازہ کھلا ہے۔

تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

وَمَا الْمُبَشِّرَاتِ

مبشرات کیا چیز ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نبوت تو بند ہے لیکن مبشرات سے تمہیں فیض پہنچتا رہے گا۔ تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رُؤْیَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ

ایک مسلمان کا خواب۔

یہ سلسلہ بعد میں بھی برقرار رہے گا۔

وَھِیَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النَّبُوَّۃِ

سچا خواب نبوت کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔

نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے

الہامات کا سلسلہ اولیاء کے لئے ہوسکتا ہے اور ایک سلسلہ عامۃ المومنین کے لئے بھی باقی رہے گا مبشرات کی شکل میں۔

خواب کو بحیثیت شرع حجت تو نہیں بنایا جا سکتا لیکن جس بندے کو آتا ہے اس کے لحاظ سے اس میں کئی بہتریاں اور اشارات ایسے ہو سکتے ہیں جس سے اس کے کئی مسائل حل ہو جائیں۔ تو میرے محبوب ﷺ نے اس حدیث میں واضح طور پر فرما دیا کہ نبوت و رسالت بالکل منقطع ہو چکی ہے اور میرے بعد نہ کوئی نبی ہو سکتا ہے اور نہ کوئی رسول ہو سکتا ہے۔

پانچویں حدیث شریف

انبیاء علیہم السلام کی سیاست اور ختم نبوت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

بخاری شریف: ح: ۳۴۵۵ مسلم شریف: ۱۸۴۲

اس حدیث کے راوی ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ

بنی اسرائیل کی سیاست انکے انبیاء کرتے تھے۔

یہ لفظ سیاست عربی زبان کا ہے اور آپ کی حدیث سے اخذ ہے۔

سَاسَ یَسُوْسُ سِیَاسَةً

فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست ان کے پیغمبر کرتے تھے۔ اب اس سے دیکھو کہ کتنا مقدس لفظ تھا، جس کو آج معاذ اللہ بگڑے ہوئے مفہوم میں لیا جاتا ہے۔ آج کہا جاتا ہے کہ یہ بندہ سیاسی نہیں یہ مذہبی ہے۔ یعنی سیاست کے لفظ کو ایک گالی بنادیا گیا۔ اور مذہب سے اس کو جدا کر دیا گیا حالانکہ سیاست تو پیغمبرانہ شعبہ تھا اور پیغمبرانہ شان تھی۔

میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاست کرتے تھے۔

سیاست کا مطلب کیا ہے کہ ان کے امور کی دیکھ بھال کرنا، ان کی رہنمائی کرنا، ان کے مسائل حل کرنا، ان کے دکھ سکھ میں شریک ہونا۔ یہ سیاست پیغمبروں کا شعبہ تھی۔ بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام یہی کام کرتے تھے یعنی وہ نبی بھی ہوتے تھے اور ساتھ اپنی امتوں کے لئے سیاست بھی کرتے تھے۔

یعنی یہ مقدس فریضہ ہے سیاست کا جس کے اگر اصل ماخذ کو دیکھا جائے تو وہ عرش سے لگائی ہوئی وہ ڈیوٹی ہے کہ جس کے لئے بندے بندوں کے لئے مفید بن جاتے ہیں۔

كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ

جب بھی ایک نبی دنیا سے تشریف لے جاتے تھے تو ان کی جگہ دوسرے نبی آجاتے تھے۔

اس طرح یہ سلسلہ جاری رہا۔ رشد و ہدایت بھی ہے اور دنیا کی نگرانی بھی ہے اور لوگوں کے امور کی تدبیر بھی ہے۔ سب کچھ ہے کوئی سلسلہ منقطع نہیں ہوا، ختم نہیں ہوا کہ ایک نبی چلے گئے ہوں اور بڑا گیپ پڑ گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ مسلسل نبی علیہ السلام کو یوں بھیجتا رہا۔ پہلے گئے ہیں، نئے آ گئے ہیں۔ انہوں نے آ کے ڈیوٹی سنبھال لی ہے۔ کسی کو نئی شریعت دے دی۔ کوئی پہلی شریعت کو لوگوں کے اندر رائج کرتے رہے۔ اور ان کے مسائل کو واضح کرتے رہے۔

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے تو یہ سلسلہ جاری رہا کہ جب ایک نبی جاتے تو اس کی جگہ دوسرا آ جاتا تھا۔

وَاَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

اور یاد رکھنا میرے بعد کوئی نبی نہیں آ سکے گا۔

پہلے سارا دور جتنا بھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک اس دور میں ایک بات جائز رہی کہ جب ایک نبی گئے تو دوسرے آ گئے۔ بلکہ بیک وقت زمین پہ کئی نبی موجود رہے۔ کوئی کسی بستی کا اور کوئی کسی ڈویژن کا۔ کوئی کسی صوبے کا یوں بھی کام چلتا رہا لیکن فرمایا جب سے میں آ گیا ہوں میرے بعد اب کسی کے آنے کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ ایک اور مقام پر فرمایا!

سَیَکُوْنُ خُلَفَآءُ

ہاں میرے پیچھے خلفاء ہوں گے۔

خلیفے ہو سکتے ہیں مگر نبی کوئی نہیں ہو سکتا۔ تو اس سے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ جو

آخری جملہ ہے اس سے ہم اہل سنت کا جو موقف ہے کہ نبوت کے بعد خلافت ہے امامت نہیں ہے۔ وہ بات بھی آپ ﷺ نے واضح فرمادی کہ میں نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا مگر میرے بعد خلفاء ہوں گے۔

ایک تو خلافت راشدہ ہے، وہ ایک خاص خلافت ہے۔ لیکن رسول اکرم ﷺ جب دعا فرمارہے تھے:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ

اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا:

مَنْ خُلَفَاءُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ آپ کے خلفاء کون ہوں گے۔

فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ يَرْوُوْنَ اَحَادِيْثِیْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ

جواھر العقدین فی فضل الشرفین ص۱۰۲ بحوالہ طبرانی اوسط

جو میرے بعد آئیں گے میری حدیث روایت کریں گے، اور لوگوں کو حدیث پڑھائیں گے وہ میرے خلفاء ہوں گے۔

میرا دین پہنچائیں گے، میرے دین کو زندہ رکھیں گے، میرے دین کو پڑھیں گے اور پڑھائیں گے، وہ میرے خلفاء ہوں گے۔ اب اس سے تصور کرو کہ جس بچے کو تم علم دین کے لئے بھیجو گے اور وہ پورا پڑھ جائے گا تو اس کو سیٹ کونسی ملے

گی ۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا ۔ قیامت تک اگر وہ کسی مزدور فقیر کا بیٹا ہو جب وہ دین کا ماہر بن جائے گا اس کو نبی ﷺ کی خلافت میسر آ جائے گی ۔

تو اس حدیث کے اندر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ چلتا رہا مگر میں آ گیا ہوں ۔ مطلب کیا ہے کہ اب میری نبوت، اب میری ہی سیاست ہے ۔ میری مدنی سیاست ہے اور یہ ہمیشہ برقرار رہے گی ۔ اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ۔ یہ میرے خلفاء ہیں، جو میری نبوت کا فیض بھی اور میری خلافت کا فیض بھی آگے جاری کریں گے ۔ یہ خلافت راشدہ کا دور دنیا کی آنکھوں کے سامنے ہے کہ کس طرح رسول اکرم ﷺ کی شریعت نے نظامِ مصطفےٰ ﷺ کی شکل میں دنیا کو امن و آشتی کے پھول عطا فرمائے ہیں ۔

چھٹی حدیث شریف

پہلی نبوت اور ختم نبوت

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَوَّلُ الْمُرْسَلِیْنَ آدَمُ وَآخِرُھُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ

جامع الاحادیث: ۳۱۵/۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَوَّلُ الْمُرْسَلِیْنَ آدَمُ وَآخِرُھُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ سارے رسولوں سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور تمام رسولوں سے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اس میں بھی واضح طور پر ختم نبوت کی حتمی حیثیت کو بیان کردیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری کے بعد کوئی بھی کسی معنیٰ میں نبی اور رسول نہیں ہوسکتا۔

ساتویں حدیث شریف

اسماءِ خمسہ اور ختم نبوت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِیْ خَمْسَۃُ اَسْمَآءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیُ الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یَحْشُرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ

بخاری شریف: ۱/۵۰۰

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِیْ خَمْسَۃُ اَسْمَآءَ

میرے پانچ نام ہیں۔

اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیُ الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یَحْشُرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ

میں محمد ﷺ ہوں ، احمد ﷺ ہوں اور میں ماحی ﷺ ہوں کہ جس کو بھیج کر اللہ نے کفر کو مٹا دیا ہے اور میں حاشر ﷺ ہوں کہ سارے لوگ میرے قدموں پہ اٹھیں گے۔

یعنی سب سے پہلے میں اپنے روضہ سے باہر آؤں گا اور پھر لوگ اپنی قبروں سے باہر نکل سکیں گے۔ سب کا حشر میرے قدموں پر ہوگا۔ یہ قیامت کے دن اعزاز ہے کہ جہاں محبوب ﷺ کے قدم ہوں گے وہاں اوروں کے سر ہوں گے۔ سب میرے قدم پر یعنی میرے پیچھے، میرے بعد وہ اپنی قبروں سے باہر نکل سکیں گے۔

وَاَنَا الْعَاقِبُ

اور میں عاقب ﷺ ہوں۔

یعنی جس کے بعد کوئی نبی نہ آ سکے۔ لہٰذا یہ نام ختم نبوت والا نام ہے۔

آٹھویں حدیث شریف

انداز خطابت و ختم نبوت

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا خَطَبَ اِحْمَرَّتْ عَیْنَاہُ وَعَلَا صَوْتُہٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ حَتّٰی کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ وَمَسَاکُمْ وَیَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ وَیَقْرُنُ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ السَّبَابَۃِ الْوُسْطٰی

مسلم شریف: ۲۸۴/۱ مشکوٰۃ شریف: ۱۲۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو

اِحْمَرَّتْ عَيْنَاهُ

آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں۔

تو یہ خطبے کا ایک جلال ہے۔ محبوب ﷺ کی کبھی تو نرم شبنمی گفتگو ہوتی تھی۔ لیکن کبھی آنکھیں خطبہ دیتے دیتے سرخ ہو جاتی تھیں۔

وَعَلَا صَوْتُهُ

اور آپ ﷺ کی آواز اونچی ہو جاتی تھی۔

یعنی عمومی طور پر تو دھیمی ہوتی تھی لیکن کبھی گرجدار لہجے میں اور اس سے کہیں افضل انداز میں محبوب ﷺ خطبہ دیتے تھے۔ اور تقریر فرماتے تھے، تو یہ کہتے ہیں:

وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ

اور آپ ﷺ کا غصہ اس میں بہت سخت ہو جاتا

تو یہ ہر تقریر میں اپنے موضوع کے لحاظ سے غصہ بھی ہے، جلال بھی ہے، اس کے لحاظ سے انداز بھی ہے۔ کہتے ہیں، جب محبوب ﷺ یوں تقریر کرتے تھے:

حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ

لگتا تھا کہ مجمع کو کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں۔

کہ لشکر کوئی حملہ کرنے آ گیا ہے اور لوگ غفلت سے بیٹھے ہیں، لوگ سو رہے ہیں ان کو پتہ نہیں کہ دشمن سر پہ چڑھ آئے ہیں اب ضرورت ہے کہ غصے سے بات کی

جائے اور ضرورت ہے کہ بلند آواز سے بات کی جائے۔

تو محبوب ﷺ کی خطابت کا یہ انداز ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے اور ہمارے خطباء کے لئے اس میں ایک سبق ہے کہ جس طرح کا موضوع ہو انداز اسی طرح کا ہونا چاہئے۔اب فرماتے ہیں:

كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جُيْشٍ

گویا لشکر سے کسی کو ڈرا رہے ہوں۔

کہ لوگو تمہیں نظر نہیں آرہا۔ میں دیکھ آیا ہوں پہاڑ کے پیچھے لشکر پہنچ گیا ہے۔ جلدی اٹھو اور بچنے کی کوشش کرو۔اب جو اٹھے گا وہ بچ جائے گا اور جو یہ کہے کہ آنہیں رہا بلکہ ویسے ہی کر رہے ہیں۔

فرمایا: وہ بیٹھا رہے گا تو وہ مارا جائے گا یا قیدی بن جائے گا تو اس سے مطلب کیا ہے کہ میں نے پوری دنیا میں جو اسلام کے احکام بتائیں ہیں یہ تمہیں یوں بچاتے ہیں۔جس طرح کہ ڈرانے والا لشکر سے بچاتا ہے۔

اگر اس پر یقین آجائے تو کچھ لوگ ہٹ جاتے ہیں اور بچ جاتے ہیں اور جن کو یقین نہیں آتا وہ کہتے ہیں کہ یہ ڈراتے ہی رہتے ہیں۔ وہ بیٹھے رہتے ہیں اور مارے جاتے ہیں۔

فرمایا:

تمہارے پیچھے جہنم لگا ہوا ہے اور میں تمہیں بچانے آ گیا ہوں۔ جو میری بات مان لے گا اس کو جہنم پکڑ نہیں سکے گا۔اور جو کہے گا کہ یہ باتیں ایسی ہی ہیں تو وہ

جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔

میرے محبوب ﷺ منذر جیش کی حیثیت میں خطاب فرماتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایسے ہی ایک دن تقریر ہو رہی تھی۔ اتنے غصے میں تھے کہ آپ ﷺ نے اسی حالت میں ختم نبوت کا موضوع بیان کر دیا اور فرمایا:

بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ السَّبَّابَةِ الْوُسْطٰى

مجھے اور قیامت کو یوں ملا کے بھیجا گیا ہے اور آپ ﷺ نے شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی کو ملایا۔

میں اور قیامت آپس میں یوں ملے ہوئے ہیں جس طرح ان دو انگلیوں میں کوئی فرق نہیں۔ ایسے ہی مجھ میں اور قیامت میں کوئی فرق نہیں یعنی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی حائل ہو جائے اور درمیان میں اس کی نبوت کا زمانہ آ جائے، ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ میں اور قیامت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

میری نبوت کے بعد کسی کی نبوت نہیں آ سکتی۔ میں اور قیامت جس طرح کہ یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں اس طرح میرے رب نے دنیا کے خاتمے کا جو وقت ہے، اس کو اور مجھے ملا دیا ہے۔ دنیا کے خاتمے کا جب وقت ہوگا اس وقت بھی میری نبوت کا جھنڈا لہرا رہا ہوگا۔

اور ہمیشہ کے لئے اب میری نبوت ہوگی۔ تو سید عالم ﷺ نے یوں ملا کے قیامت کا قرب بھی بیان کر دیا اور ختم نبوت کو بھی بیان کر دیا اور ہم نے دیکھا کہ کند ذہن لوگ جو مفکر بنے ہوئے تھے اور تفہیم نام کی کتابیں لکھ رہے تھے۔

اس مقام پر اعتراض کر ڈالا کہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت قریب آگئی ہے اور اتنی صدیاں گزر گئیں ہیں لیکن قیامت آئی نہیں تو معاذ اللہ بات غلط ثابت ہوگئی۔ دیکھو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں نکالیں اور پھر وہ دین کے مصلح ہوں، یہ کیسے ہوسکتا ہے۔

میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قرب قیامت بیان کیا تھا وہ واضح ہے وہ قرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافی طور پر بیان کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے دیکھو تو پھر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ قیامت کے کتنا قریب ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سارے پیغمبروں کے مقابلے میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ سب سے اقرب ہے اور کسی پیغمبر کا زمانہ درمیان میں ہے ہی نہیں۔

لہٰذا اگر کوئی بیان کرنا چاہے گا تو یہی بیان کرے گا کہ نبوت جس کی قیامت کے سب سے قریب ہے وہ یقیناً ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے۔

نویں حدیث شریف

لوح محفوظ اور ختم نبوت

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

کنز العمال: ح: ۳۲۱۴۱

میں لوح محفوظ پر اللہ کے پاس بھی خاتم النبیین ہوں۔

ام الکتاب کے اندر میں خاتم النبیین ہوں اور میری ختم نبوت ازل سے طے شدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری ختم نبوت ثابت ہے۔

دسویں حدیث شریف

اول امر اور ختم نبوت

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

مشکوۃ شریف: ح: ۵۷۵۹

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

میں اللہ کے پاس آخری نبی لکھا ہوا ہوں۔

اللہ کے پاس میرا نام آخری نبی لکھا گیا ہے۔ کس انداز میں میں خاتم النبیین ہوں، فرمایا:

اِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ

حضرت آدم علیہ السلام کا گارا ابھی تیار نہیں ہوا تھا۔

اللہ نے میری ختمِ نبوت کا بورڈ لگا دیا تھا۔

میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

میں اس وقت بھی نبی ہی نہیں، خاتم النبیین تھا۔ اللہ نے میرا اس وقت نام لکھا ہوا تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام تخلیق کے مراحل سے گزر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت مجھے اپنے پاس خاتم النبیین قرار دے دیا تھا۔

سَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ

میں تمہیں بتاؤں کہ میرا اول امر کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ

میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔

وَبَشَارَةُ عِيْسٰى

اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔

وَرُؤْيَاءُ اُمِّىَ الَّتِىْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِىْ

اور میں اپنی امی جان کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے وقت ولادت دیکھا تھا۔

دوسرا رویا کا معنیٰ یہ ہوگا کہ میں اپنی والدہ کی آنکھوں کا وہ نظارہ ہوں جو انہوں نے نظارہ جاگتے ہوئے دیکھا کب جب ان کے ہاں میرا میلاد ہو رہا تھا۔

جب میں اپنی والدہ کے ہاں جنم لے رہا تھا اس وقت کائنات میں جو ان کے لئے دیدار تھا میں وہ دیدار ہوں آگے فرماتے ہیں:

وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ

میری امی جی سے ایک نور کا ظہور ہوا۔

اپنے بدن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نور سے تعبیر کیا کہ میری امی کی گود میں نور ظاہر ہوا۔ وہ نور کیسا تھا؟

اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ

اس نور کی وجہ سے میری امی جی کو شام کے محلات نظر آنے لگے۔

وہ مکہ شریف میں تھیں مگر شام کے محلات ان کو نظر آئے۔فرمایا میں وہ نور ہوں اگر میرا پس منظر دیکھنا چاہتے ہو میری ہسٹری دیکھنا چاہتے ہو:

میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میں اپنی امی جی کا وہ دیدار ہوں اور میں ہی وہ نور ہوں کہ جب میرا ظہور ہوا تھا تو میری امی جان بیٹھی مکہ شریف میں تھیں مگر ان کو محلات شام کے نظر آرہے تھے۔

گیارہویں حدیث شریف

تخلیق و بعثت اور ختم نبوت

كُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

کنز العمال: ح:۳۱۹۱۲

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

میں تخلیق نور کے لحاظ سے سب سے پہلے ہوں اور دنیا میں ظہور کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہوں۔

تمام لوگوں میں سے پہلے میں ہوں تخلیق کے لحاظ سے میرا نور سب سے پہلے بنایا گیا۔

وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

اور اللہ نے مجھے سب سے آخر میں بھیجا ہے۔

اس کا مطلب یہ بنا کہ اول بھی میرا ہے آخر بھی میرا ہے۔ جو شان اول و آخر کے لحاظ سے اللہ کی ہے وہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو باطنی عطا کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں سب سے پہلے فرد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نے باقی چیزوں کو نور تقسیم کیا ہے۔ اور آپ کو آخر میں بھیجا گیا، اس لحاظ سے آپ کی ختم نبوت کا ذکر بھی ہو گیا۔

بارہویں حدیث شریف

كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

کنز العمال: ح: ۳۲۱۲۶

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تمام انبیاء کرام علیہ السلام سے نور کی تخلیق کے لحاظ سے پہلا میں ہوں اور تمام سے آخر میں ہوں بھیجے جانے کے لحاظ سے

یعنی پہلے اس لحاظ سے کہ میرا نور سب سے پہلے پیدا کیا گیا اور آخر کس لحاظ سے کہ نبوت کی ڈیوٹی دینے کے لحاظ سے میں سب سے آخر میں آیا ہوں۔ مجھے رب ذوالجلال نے اولیت بھی عطا کی ہے اور مجھے آخریت بھی عطا کی ہے۔

تیرھویں حدیث شریف

اَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

السنۃ لابن ابی عاصم: ۱/۱۸۷

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَنَا نَبِیٌّ وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ان مختصر سے الفاظ میں ختم نبوت کی تفصیل فرمادی۔

چودھویں حدیث شریف

فاتح اور خاتم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّ خَاتِمًا

ابن کثیر ۲۰/۳ (جزو خامس)

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو بالخصوص معراج کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصیٰ میں انبیاء کے سامنے تقریر کی تھی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّ خَاتِمًا

تمام تعریفیں اس رب کی ہیں جس نے مجھے فاتح بھی بنایا ہے۔ خاتم بھی بنایا ہے۔

فاتح کا معنی ہے کھولنے والا اور خاتم کا معنیٰ ہے بند کرنے والا۔

بظاہر یہ متضاد صفتیں ہیں۔ کھولنا اور ہے بند کرنا اور ہے۔

مطلب یہ ہے:

میں کھولنے والا ہوں جنت کے دروازے کو اور بند کرنے والا ہوں نبوت

کے دروازے کو۔ مجھے میرے رب نے فاتح بھی بنایا ہے اور خاتم بھی بنایا ہے۔

تو یہ شانیں نرالی ہیں ہمارے محبوب ﷺ کی۔ جو دروازہ کسی سے کھل نہیں پائے گا وہ دروازہ آپ ﷺ کھولیں گے اور جو صدیوں سے کھلا آرہا تھا آپ ﷺ کے آنے سے اس کو بند کر دیا گیا۔ لہٰذا آپ ﷺ فاتح بھی ہیں اور خاتم بھی ہیں۔

پندرھویں حدیث شریف

حشر کے شافع اور ختم نبوت

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ

الدارمی: مشکوٰۃ: ح: ۵۷۶۴

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ

سارے رسولوں کا لیڈر میں ہوں اور فخر کوئی نہیں۔

سارے رسولوں کا قائد میں ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔

وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَا فَخْرَ

اور میں نبوت کے دروازے کو بند کرنے والا ہوں، میں نبیوں کا خاتم ہوں، یہ شان بڑی ہے مگر میں فخر نہیں کرتا۔

چونکہ جن کے بعد اور نبی بھیجے گئے تو یہ باقی رہا کہ انہوں نے ڈیوٹی مکمل کی

ہے مگر کام ابھی باقی ہے، وہ نئے آ کے کریں گے۔ جب میرے محبوب ﷺ آ گئے ہیں تو اللہ نے کسی کو نہ بھیج کے اور اعلان کر کے کہ اب کوئی آ ہی نہیں سکتا اس بات کی گواہی دی ہے کہ یہ سارا کام کر کے جا رہے ہیں۔

اس واسطے یہ شان نرالی تھی۔ فرمایا:

رب ذوالجلال نے مجھے خاتم النبیین بنایا ہے اور اس پر کوئی فخر نہیں۔

وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ

اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں قیامت کے دن سب سے پہلے رب جن کی بات مانے گا وہ میں ہوں

وَلَافَخْرَ

میں فخر نہیں کرتا۔

چونکہ اس دن اللہ کے جلال کے سامنے جب کوئی نہیں بولے گا تو پہلا دروازہ شفاعت کا کھلوانا مشکل ہے پھر تو چھوٹے چھوٹے شفیع بھی ہوں گے یہاں تک کہ ناتمام بچہ جو کسی ماں کے ہاں پیدا ہوا تھا پورے اعضاء بھی نہیں بنے ہوئے تھے۔ وہ اپنے نافے کے ساتھ اپنی امی کو باندھے گا اور جنت میں لے جائے گا۔

وہاں تک شفاعت پہنچ جائے گی لیکن پہلا دروازہ کھولنا اتنا مشکل ہے کہ خلیل علیہ السلام بھی ڈرتے ہیں، کلیم علیہ السلام بھی ڈرتے ہیں، اللہ سے بولنے کے لئے کسی کی ہمت نہیں پڑ رہی۔ اس وقت جو سب سے پہلے سفارش کریں گے۔

سرکار ﷺ فرماتے ہیں:

وہ سیٹ بھی میری ہے لیکن میں فخر نہیں کرتا۔

سب سے پہلے سفارش کرنے کے لحاظ سے بھی میری سیٹ ہے اور سب سے پہلے جس کی بات مانی جائے گی وہ سیٹ بھی میری ہے، میں مشفع ہوں۔ اللہ میری سفارش کو قبول فرمائے گا۔

سولھویں حدیث شریف

عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَرَاَیْتَ اِبْرَاهِیْمَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ مَاتَ وَهُوَ صَغِیْرٌ وَلَوْ قَضٰی اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیٌّ لَعَاشَ اِبْنُهٗ وَلٰکِنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

ابن ماجہ شریف: ح: ۱۵۱۰

حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تو نے رسول اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہاں، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حالت صغر میں وصال فرما گئے، اگر حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہوتا تو وہ ضرور زندہ رہتے، لیکن رسول اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اس لئے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ نہیں رہے۔

سترھویں حدیث شریف

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ

اَخْوَالُہٗ الْقِبْطُ وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِیٌّ

ابن ماجہ شریف: ح: ۱۵۱۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اس کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی ہے اور اگر زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے اور اگر زندہ رہتے تو ان کے قبطیماموں آزاد کردیئے جاتے اور کبھی کسی قبطی کو غلام نہ بنایا جاسکتا۔

اٹھارویں حدیث شریف

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَمَعِیْ کِتَابٌ اَصَبْتُہٗ مِنْ بَعْضِ اَھْلِ الْکِتَابِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ مُوْسٰی کَانَ حَیًّا اَلْیَوْمَ مَاوَسِعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ

اخرجہ ابونعیم: خصائص الکبریٰ: ۱۸۷/۲

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے پاس کتاب تھی، جس کو میں نے بعض اہل کتاب سے پایا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام آج زندہ ہوتے تو ان کے لئے بھی میری اتباع ضروری ہوتی۔

انیسویں حدیث شریف

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا رَسُوْلُ مَنْ اَدْرَکْتُ حَیًّا وَمَنْ

يُّوْلَدُ بَعْدِیْ

اخرجہ ابن سعد: خصائص الکبریٰ: ۱۸۸/۲

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس کا رسول ہوں، جس کو میں نے زندہ پایا اور اس کا بھی، جو میرے بعد پیدا ہوگا۔

بیسویں حدیث شریف

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ يَمْشِيْ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ اِذْ خَرَّ مَيْتاً بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَنُقِلَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَسُجِّيَ بَيْنَ بُرْدَتَيْنِ وَكِسَاءٍ فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِجْتَمَعَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَصْرُخْنَ حَوْلَهٗ اِذْ سَمِعُوْا صَوْتاً مِّنْ تَحْتِ الْكِسَاءِ يَقُوْلُ اَنْصِتُوْا اَيُّهَا النَّاسُ مَرَّتَيْنِ فَحَسَرُوْا عَنْ وَجْهِهٖ وَصَدْرِهٖ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ كَانَ ذَالِكَ فِي الْكِتَابِ الْاَوَّلِ

المعجم الکبیر: ۲۱۹/۵

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی کا نام ہے یہ ختم نبوت کی شان ہے کہ جب زندہ ہیں تو پھر بھی ختم نبوت کا نعرہ لگاتے ہیں اور اگر فوت ہونے کے بعد کسی نے کلام کیا ہے تو اس نے بھی ختم نبوت کا نعرہ لگایا ہے۔

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

يَمْشِيْ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ شریف کی کسی گلی میں جا رہے تھے۔

اِذْخَرَّ مَيِّتًا

چلتے چلتے دورہ پڑا تو وہ فوت ہو گئے۔

جب فوت ہوئے ان کو اٹھا کے گھر پہنچا گیا اوپر چادریں دے دی گئیں۔

جب مغرب وعشاء کا وقت ہوا اب وہ ظہر کے وقت فوت ہوئے تھے، مغرب اور عشاء کا جب ٹائم ہوا۔

اِجْتَمَعَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَصْرُخْنَ حَوْلَهٗ

انصار کی عورتیں اکٹھی ہو گئیں اور وہ چیخ چلا رہی تھیں۔

کہ اچانک یہ فوت ہو گئے ہیں۔ جس وقت وہ چیخنے لگیں تو حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ بولنے لگے جو ظہر کے وقت فوت ہوئے تھے، وہ بولنے لگے:

سَمِعُوْا صَوْتًا مِّنْ تَحْتِ الْكِسَاءِ

جتنے بھی وہاں جمع تھے سب کو چادر کے نیچے سے آواز آئی کہ زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ بول رہے تھے، آواز یہ تھی:

اَنْصِتُوْا

خاموش ہو جاؤ، چپ ہو جاؤ۔ دو مرتبہ انہوں نے کہا۔

فَحَسَرُوْا عَنْ وَجْهِهٖ

تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کے چہرے سے چادر کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔

تو دیکھا کہ حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے ہیں۔ جس وقت بولے تو کیا ان کا بول تھا۔ فوت ہونے کے بعد جو بولے۔

میں وہ سنی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

کہتے ہیں:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں نبی امی ہیں، وہ خاتم النبیین ہیں۔

کَانَ ذَالِكَ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ

یہ پہلی کتاب میں بھی لکھا ہوا ہے۔

اب جب فوت ہونے کے بعد بھی اگر کسی نے گفتگو کی ہے اور لوگوں نے سنی ہے تو اس گفتگو کے اندر بھی ختم نبوت کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔

اکیسویں حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدِکُمْ اَلَا فَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکوٰۃَ اَمْوَالِکُمْ طَیِّبَۃً بِھَا اَنْفُسَکُمْ وَاَطِیْعُوْا وُلَاۃَ اَمْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ

رواہ احمد: ۲۵۱/۵، ۲۶۲، الترمذی: ۶۱۱، ابن حبان: ۷۹۵، الحاکم: ۱/۳۸۹، المعجم الکبیر: ۱۱۵/۵

رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

وَلَا اُمَّۃَ بَعْدِکُمْ

اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے۔ خبردار اپنے رب کی عبادت کر پانچ وقت کی نماز پڑھو رمضان کے مہینے کے روزے رکھو خوشی سے اپنے مالوں کی زکوۃ دو اپنے اماموں کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے"

لفظ کتنے حسین ہیں۔

فرمایا:

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے۔ لہٰذا میں جو تمہیں دے رہا ہوں اس پر قائم رہو اور دین پر پوری طرح تم پختہ رہو۔ نماز پڑھتے رہو، روزے رکھتے رہو۔ میں نے تمہیں جامع دین دے دیا ہے۔

اب کسی نئے نبی کے آنے کی گنجائش ہی باقی نہیں رہی کیونکہ اللہ نے مجھے آخری نبی بنایا ہے اور تمہیں آخری امت بنایا ہے۔

بائیسویں حدیث شریف

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ خَرَجْتُ تَاجِرًا اِلَی الشَّامِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا کُنْتُ بِاَدْنَی الشَّامِ لَقِیَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ رَجُلٌ تَنَبَّاَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھَلْ تَعْرِفُ صُوْرَتَہٗ اِذَا رَاَیْتَھَا قُلْتُ: نَعَمْ فَاَدْخَلَنِیْ بَیْتًا فِیْہِ صُوَرٌ فَلَمْ اَرَ صُوْرَۃَ النَّبِیِّ ﷺ فَبَیْنَا اَنَا کَذَالِکَ اِذَا

دَخَلَ رَجُلٌ مِّنهُمْ عَلَيْنَا فَقَالَ فِيمَ اَنْتُمْ فَاَخْبَرْنَاهُ فَذَهَبَ بِنَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَسَاعَةَ مَادَخَلْتُ نَظَرْتُ اِلٰى صُوْرَةِ النَّبِيّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاِذَا رَجُلٌ آخِذٌ بِعَقْبِ النَّبِيّ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ مَنْ هٰذَاالرَّجُلُ الْقَائِمُ عَلٰى عَقْبِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ اِلَّا كَانَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ اِلَّا هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَهٰذَا الْخَلِيْفَةُ بَعْدَهٗ وَاِذَا صِفَةُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خلاصہ یہ ہے۔

میں تاجر تھا شام گیا تو میں نے وہاں ایک جگہ پر پڑاؤ ڈالا مجھے وہاں ایک شخص ملا جو آسمانی کتابوں کا ماہر تھا اس نے مجھ سے پوچھا کہ جس نبی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کیا تم اس کی صورت کو پہچانتے ہو، یہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا: پہچانتا ہوں

فَاَدْخَلَنِيْ بَيْتًا فِيْهِ صُوَرٌ

اس نے مجھے گھر میں داخل کیا جس میں کئی تصویریں تھیں۔

اس میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نظر نہیں آئی تو پھر ایک بندہ مجھے وہاں لے گیا جہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت نظر آئی

وَاِذَا رَجُلٌ آخِذٌ بِعَقْبِ النَّبِيّ صلی اللہ علیہ وسلم

باقی کسی نبی کی ایڑی کے پیچھے کوئی امتی نہیں کھڑا ہوا۔ ہر ایک کے پیچھے ایک نبی کھڑا ہے۔اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاں تصویر تھی تو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک امتی کھڑا ہے۔ میں نے کہا یہ انداز کیا باقی سب سے جدا ہے؟ تو انہوں نے کہا: باقی سب کے بعد نبی آئے اور ان کے پیچھے نبیوں کی تصویر ہے اور ان کے پیچھے نبی نہیں

آئیں گے۔ان کے پیچھے جو کھڑے ہیں۔ یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ان کے بعد خلافت ہوگی نبوت نہیں ہوگی۔

تو یہ ختم نبوت کا انداز ان کتابوں کے اندر بھی موجود تھا۔

تیئسویں حدیث شریف

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّھَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَھَیْتُکُمْ عَنْہُ

مشکوۃ شریف: البیہقی فی شعب الایمان ۴۵۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَیُّھَا النَّاسُ

اے لوگو!

لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ

ہر وہ چیز جو بندے کو جنت میں اٹھا کے لے جائے اور جہنم سے بچائے میں نے اس کا حکم دے دیا ہے کوئی ایسی چیز نہیں جس کو میں نے بیان نہ کیا ہو۔

اگر جنت میں لے جانے والی ایک لاکھ باتیں ہیں تو سرکار ﷺ فرماتے ہیں یہ نہ سمجھنا کہ ایک لاکھ میں سے ایک بیان نہیں کی، میں نے پوری لاکھ بیان کی ہیں۔

احسان دیکھو فرمایا۔ میں نے کوئی کمی نہیں کی۔ میں نے جو کچھ تمہیں چاہیے تھا وہ سب کچھ بیان کیا ہے۔ جتنی چیزیں جنت میں لے جانے والی تھیں اور جہنم سے بچانے والی تھیں۔

اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ

میں نے تمہیں حکم دیا ہے۔ اب عمل کرنا تمہارا کام ہے۔

وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ

جن کاموں سے بندہ جہنمی بن سکتا ہے اور جنت سے دور ہو سکتا ہے ان ساری باتوں سے میں نے منع کر دیا ہے۔ کوئی پیچھے منع کرنے والی نہیں رہی۔

لہٰذا جس وقت بندے کے سارے کام اور تعلیمات مکمل ہو گئیں ہیں اب اگر کوئی آئے گا تو اس کے آنے کا کیا تک بنتا ہے۔

میرے محبوب ﷺ نے سارے سلسلے بیان کر دیئے۔ اگر کروڑوں ہدایات کی ضرورت تھی تو ساری مکمل کر دی ہیں۔ اس واسطے بریلی کے تاجدار کا عشق بولا:

نہ رکھی گل کے جوش حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغ رسالت کا

پہلے پھول کھلے اور کھلتے رہے صحن چمن میں جو کھلتا تھا وہ اعلان کرتا تھا کہ ابھی وہ

آ رہے ہیں، وہ آ رہے ہیں۔ اور جب سرکار ﷺ کھلے ہیں تو اب چمن کے صحن میں کسی کے کھلنے کی جگہ ہی باقی نہیں رہی۔ لہٰذا اس انداز سے عقلی طور پر بھی اس حدیث شریف میں محبوب ﷺ نے سارے شعبہ جات کو بیان کرتے ہوئے باوفا امتی کو احسان جتلایا کہ میں نے تمہارے لئے کتنا کچھ کیا ہے اور تمہارے ساتھ میرا پیار کتنا ہے۔

اب دیکھو باپ بیٹوں کے لئے بڑا شفیق ہو۔ وہ اپنے بیٹوں کو نصیحتیں کر رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ دس کر لے گا، پچاس کر لے گا، سو کر لے گا۔ آگے جا کے سلسلہ ختم ہوگا کیونکہ اس کو آنے والی مشکل کا پتہ ہی نہیں۔ مشکل کا پتہ ہو تو پھر نصیحت کرے۔ اس کو دس مشکلوں کا پتہ ہے، پندرہ کا پتہ ہے وہ جو سو اس کے مرنے کے بعد آنے والی ہیں اس کا اس کو خواب وخیال بھی نہیں۔ مگر یہ وہ پیغمبر ہیں۔ قیامت تک جن حالات نے جنم لینا ہے وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔

اس واسطے آپ ﷺ نے اس انداز میں ہر مشکل کا حل بیان کیا ہے۔ قیامت تک کبھی امتی یہ نہیں کہہ سکے گا کہ پیغمبر چلے گئے' اور ہمیں بتا کے نہیں گئے اور مشکل ہمارے سامنے آ گئی۔ سرکار ﷺ نے فرمایا:

ہم نے ساری مشکلیں پہلے حل فرما دی ہیں۔

چوبیسویں حدیث شریف

قَالَ حَمِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِاللّٰهِ لَا

يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ

بخاری شریف: ۱۶/۱

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

اللہ جس بندے سے بہتری کا ارادہ کرے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے۔

یعنی دین کی سمجھ اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہے اور وہ خاص بندوں کو دیتا ہے۔ دین سمجھنا اس کے لئے بیٹھنا اس کے لئے آنا یہ کوئی معمولی سا انتخاب نہیں۔ اللہ کا انتخاب ہے اور اللہ جس کو نوازنا چاہے اس کو اپنے دین کے لئے چن لیتا ہے۔

دین کی سمجھ چیز بڑی ہے مگر ملے گی کہاں سے۔ فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِیْ

عطا رب کرتا ہے اور تقسیم میں کرتا ہوں۔

وہ طبقہ جو یہ کہے کہ ہمیں نبی کے دروازے کی ضرورت نہیں ہم ڈائریکٹ لیں گے۔

لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے۔ ہم سب کچھ نبی کے ہاتھ سے تقسیم کروائیں گے۔

اب ایسے منکرین کے پاس لفظ ہوں گے معنی کی حکمت نہیں ہوگی وہاں علم اندھیرہ بن جائے گا علم سے پردے آجائیں گے ان سے تو جاہل اچھا ہوگا کیونکہ جتنا بڑا عالم ہوگا اتنا بڑا گستاخ بن جائے گا۔

چونکہ یہ علم سرکار ﷺ کی دہلیز سے بٹتا ہے اور جن کے نزدیک یہ وسیلہ شرک بن جائے گا ان کو ملے گا کیسے؟ تو میرے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ

مطلقاً فرمایا علم ہو یا رزق ہو یا بیٹے ہوں۔ دیتا اللہ ہے تقسیم میں کرتا ہوں۔

پھر فرمایا:

وَلَنْ تَزَالَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ قَائِمَۃً عَلٰی اَمْرِ اللّٰہِ

قیامت آجائے گی لیکن میری امت کی بڑی جماعت حق کے رستے سے ڈول نہیں سکے گی۔ ہمیشہ یہ امت اللہ کے امر پر قائم رہے گی۔

لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ

ان کی مخالفت کرنے والے ان کا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے۔

اس نقصان کا مطلب کیا ہے کہ وہ حوصلہ ہار کے گھر بیٹھ جائیں یہ نہیں ہوگا۔ ویسے شہادتیں بھی ہو جائیں گی، نقصان اس لحاظ سے تو ہوگا۔ مال لٹ سکتا ہے، جان جا سکتی ہے مگر ان نقصان کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی

یعنی میری امت کا وہ طبقہ جو حق پر ہے ان کے خلاف باطل پرست جو بھی کر لیں میری امت ڈرپوک بن کر گھر نہیں بیٹھے گی۔ وہ پھر بھی میرے دین کا جھنڈا اٹھا کے نکلے گی۔

زخم پہ زخم کھا کے جی خون جگر کے گھونٹ پی
آہ نہ کر لبوں کو سی عشق ہے یہ دل لگی نہیں

یہ انداز تو ضرور امت میں موجود رہے گا، ان کو قربانیاں دینی پڑیں گی۔ مگر

میرے محبوب ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہمت نہیں ہاریں گے۔ حوصلے ان کے بلند رہیں گے۔

ایک ایک جلسے میں اگر ان کو ستر ستر شہادتوں کے گلدستے پیش کرنے پڑیں تو پھر بھی یہ پیش کر کے میلاد کی بزم ضرور سجائیں گے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا ہے:

ان کی مخالفت کرنے والے ان کے حوصلوں کو فتح نہیں کر سکیں گے۔ ان کو کسی طرح کا وہ نقصان نہیں دے سکتے، کب تلک:

حَتّٰی یَأْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ

یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔

اب اس حدیث شریف میں اپنی امت کے بعد کسی بھگوڑے کی امت کا تصور ہی ختم کر دیا واضح فرما دیا

میرے غلاموں کی قیامت تک کی دنیا ہے، میرے غلاموں کی قیامت تک تاریخ ہے، میرے غلاموں کا قیامت تک دور ہے، میرے غلاموں کا قیامت تک کا زمانہ ہے۔

ختم نبوت والے قیامت تک باقی رہیں گے۔ لہٰذا اگر کسی دور میں کسی نبی کا کوئی تصور ہوتا تو نبی کی پھر امت بھی ہوتی ہے تو میرے نبی ﷺ نے امت کی نفی کر کے قیامت تک کے لئے یہ واضح کر دیا کہ:

میں آخر نبی ہوں، میری امت آخری امت ہے۔

پچیسویں حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ

(بخاری شریف: ۱/۱۵ا۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ

ہم یعنی میں اور میری امت ہم سب سے آخر میں آئے ہیں، سب سے آگے نکل گئے ہیں۔

ہم ایڈوانس ہیں۔ دیگر کے پاس کوئی ترقی نہیں۔ ہمارے محبوب ﷺ نے فرمایا:

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ

صدیوں سے لوگ روزہ رکھ رہے تھے مگر جب سے ہم نے روزہ رکھا تو پہلا نمبر روزے میں ہمارا ہے۔ مدت ہوگئی تھی تو میں امتیں نماز پڑھتی تھیں لیکن جب ہماری امت آگئی تو پہلا نمبر ہمارا ہے۔

لوگ جہاد کرتے تھے، حج کرتے تھے مگر جب اس امت نے کیا تو وہ پیچھے رہ گئے اور سابقون کا سب سے بڑا مطلب یہ ہے کہ جنت میں داخل ہو جائے گی۔

آخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ

ہم آخری امت ہیں اور سبقت کرنے والے ہیں۔

آخر میں ختم نبوت کو بھی بیان کر دیا اور ختم نبوت کی عظمت کو بھی بیان کر دیا۔

چھبیسویں حدیث شریف

اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

(مشکوٰۃ شریف: ح: ۵۷۷۰)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے رب نے مجھے تمام اخلاق کی خوبیوں کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ میں اخلاق کے سبق مکمل کرنے آیا ہوں۔

یہ پہلے کسی نبی نے نہیں کہا۔ چونکہ وہ مکمل کرنے نہیں آئے تھے وہ ڈیوٹی دینے آئے تھے۔ وہ انہوں نے پوری کی، کمی نہیں کی۔

لیکن انسانیت کو جو کچھ چاہئے تھا وہ روزانہ کی جو ضرورتیں بڑھتی چلی جارہی تھیں تو یہ ضرورت جامع دین کے اندر پوری ہوسکتی تھی تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

میں آیا ہی اس لئے ہوں کہ سب کچھ مکمل کرکے جانے والا ہوں۔

لہٰذا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق حمیدہ، سیرت و کردار، نظام زندگی اور بندگی کا ہر مسئلہ بیان کر دیا ہے اور مکمل کر دیا ہے تو کسی کے آنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔

فرمایا:

قیامت تک کے لئے کار نبوت کو مکمل کر دیا ہے۔

ستائیسویں حدیث شریف

اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْم عَنْ کَعْب قَالَ اِنَّ اَبِیْ کَانَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِمَا

أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى وَكَانَ لَمْ يَدَّخِرْ عَنِّي شَيْئًا مِمَّا كَانَ يَعْلَمُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَانِي فَقَالَ لِي يَا بُنَيَّ إِنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ أَنِّي لَمْ أَدَّخِرْ عَنْكَ شَيْئًا مِمَّا كُنْتَ أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنِّي قَدْ حَبَسْتُ عَنْكَ وَرَقَتَيْنِ فِيهِمَا نَبِيٌّ يُبْعَثُ قَدْ أَظَلَّ زَمَانُهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُخْبِرَكَ بِذَالِكَ فَلَا آمَنُ عَلَيْكَ أَنْ يَخْرُجَ بَعْضُ هٰؤُلَاءِ الْكَذَّابِينَ فَتُطِيعُهُ وَقَدْ جَعَلْتُهَا فِي هٰذِهِ الْكُوَّةِ الَّتِي تَرَاى وَطَيَّنْتُ عَلَيْهِمَا فَلَا تَعْرِضَنَّ لَهُمَا وَلَا تَنْظُرَنَّ فِيهِمَا حِينَكَ هٰذَا فَإِنَّ اللّٰهَ أَنْ يُرِدْ بِكَ خَيْرًا وَيَخْرُجْ ذَالِكَ النَّبِيُّ تَتَّبِعْهُ ثُمَّ أَنَّهُ مَاتَ فَدَفَنَّاهُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَنْظُرَ فِي الْوَرَقَتَيْنِ فَفَتَحْتُ الْكُوَّةَ ثُمَّ اسْتَخْرَجْتُ الْوَرَقَتَيْنِ فَإِذَا فِيهِمَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهُ بِطَيْبَةَ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا صَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَيَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ وَيَعْفُو وَيَصْفَحُ أُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ تُذَلَّلُ أَلْسِنَتُهُمْ بِالتَّكْبِيرِ وَيُنْصَرُ نَبِيُّهُمْ عَلٰى كُلِّ مَنْ نَاوَاهُ يَغْسِلُوْنَ فُرُوْجَهُمْ وَيَأْتَزِرُوْنَ عَلٰى أَوْسَاطِهِمْ أَنَاجِيلُهُمْ فِي صُدُوْرِهِمْ وَتَرَاحُمُهُمْ بَيْنَهُمْ تَرَاحُمَ بَنِي الْأُمِّ وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأُمَمِ (الدر المنثور: ۵۷۷/۳)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ابا جی اپنے زمانے کے لوگوں میں سے سب سے بڑے عالم تھے جو کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اترا تھا میرے

ابا جی کو اس وقت کے لوگوں کی نسبت زیادہ آتا تھا۔

وَكَانَ لَمْ يَدَّخِرْ عَنِّي شَيْئًا مِمَّا كَانَ يَعْلَمُ

ان کا انداز یہ تھا کہ انہیں جو کچھ آتا تھا انہوں نے مجھ سے چھپا کے نہیں رکھا، مجھے پڑھایا ہے۔

فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ

جس وقت وصال کا ٹائم آیا تو

دَعَانِي

میرے والد نے مجھے بلایا اور فرمایا

يَا بُنَيَّ إِنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ أَنِّي لَمْ أَدَّخِرْ عَنْكَ شَيْئًا مِمَّا كُنْتَ أَعْلَمُهُ

اے بیٹے! میں نے ہر چیز تجھے بتائی ہے تجھ سے چھپائی نہیں جو کچھ میں جانتا تھا میں نے تمہیں پڑھا دیا۔

إِلَّا أَنِّي قَدْ حَبَسْتُ عَنْكَ وَرَقَتَيْنِ فِيهِمَا

مگر میرے پاس دو ورق ایسے ہیں میں نے آج تک ان کا علم نہیں دیا اور ان کا علم دنیا بھی نہیں جانتی۔ اور ان کے بارے میں تجھ سے عہد لینا چاہتا ہوں، میں وہ خط سیل کر رہا ہوں۔ میرے ہوتے تم نے وہ پڑھنا نہیں، کھولنا نہیں کہ اس میں لکھا ہوا کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا:

نَبِيٌّ يُبْعَثُ قَدْ أَظَلَّ زَمَانُهُ

اس میں ایک نبی کا ذکر ہے جن کا زمانہ بالکل قریب آ گیا ہے۔ وہ ظہور پذیر

ہوں گے اور

فَكَرِهْتُ اَنْ اُخْبِرَكَ بِذَالِكَ فَلَا اٰمَنُ عَلَيْكَ

میں نے ناپسند کیا کہ تجھے بتا دوں کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں خطرہ ہے کہ ایسی خبر تم سے لیک ہو جائے گی اور اللہ کی حکمت کے تقاضوں میں پھر مداخلت ہو جائے گی۔

اس واسطے میں نے یہ خط بند کر دیا اور فلاں دیوار کے اندر اس کو رکھ دیا۔

طَيَّنْتُ عَلَيْهَا

میں نے اس کے اوپر مٹی لگا دی ہے اور لیپ کر دیا ہے۔ یہ اسی طرح ہی باقی رہے گی۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس وقت میرے ابا جی کا وصال ہو گیا تو مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا انتظار تھا وہ خط کو کھولنے کا تھا کہ خط کھولوں تو سہی اس میں لکھا ہوا کیا ہے۔

کہتے ہیں جب میں نے خط کھولا:

فَتَحْتُ الْكُوَّةَ

میں نے محراب کو توڑا۔

ثُمَّ اسْتَخْرَجْتُ وَرَقَتَيْنِ

پھر دونوں ورقے نکال لئے اور ان کو پڑھنا شروع کر دیا۔

میں نے دیکھا کہ اس میں لکھا ہوا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ان کا تعارف کیا ہے:

مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ

ان کی ولادت مکہ شریف میں ہوگی۔

وَمُھَاجِرُہٗ بِطَیِّبَۃَ

وہ ہجرت کر کے طیبہ میں جائیں گے۔

لَافَظٌّ وَلَا غَلِیْظٌ

ان کا مزاج سخت نہیں ہوگا اور تندخو نہیں ہوں گے۔

وَلَا صَخَابَ فِی الْاَسْوَاقِ

بازاروں میں اونچی اونچی آوازوں سے بولنے والے نہیں ہوں گے اور ان کی حالت کیا ہے:

وَیُجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ الْحَسَنَۃَ

اگر ان سے کوئی برا سلوک بھی کرے گا تو وہ ان سے اچھا سلوک فرمائیں گے۔

ان کی سیرت کیا ہوگی۔

یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ

لوگوں کو معاف کر دیا کریں گے۔

اُمَّتُہٗ الْحَمَّادُوْنَ

ان کی امت کو حمادون کہا جاتا ہے۔

کیا مطلب ہے کہ جیسے بھی حالات ہوں گے وہ رب سے شکوے نہیں کریں گے۔ خوشی ہوگی پھر بھی تعریف کریں گے اور غمی ہوگی پھر بھی رب کی تعریف کریں گے۔ اور پھر اس خط میں لکھا تھا:

تُذَلِّلُ اَلْسِنَتُهُمْ بِالتَّکْبِیْرِ

ان کی زبانیں ہر وقت تسبیح وتہلیل میں مصروف رہیں گی اور وہ نبی ایسے ہیں وہ جس کو پناہ دیں گے اللہ ان کی مدد فرمائے گا۔ اور پناہ کے معاملے پورے ہو جائیں گے۔

یَغْسِلُوْنَ فُرُوْجَهُمْ

وہ امت ایسی ہوگی کہ وہ استنجاء کرنے والی ہوگی اور پاک امت ہوگی۔

یَأْتَزِرُوْنَ عَلٰی اَوْسَاطِهِمْ

اپنی کمر پر وہ تہبند یا شلوار باندھیں گے۔ نہ اوپر نہ نیچے بلکہ سنٹر میں باندھیں گے۔

اَنَا جِیْلُهُمْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ

ان کے قرآن ان کے سینوں میں ہوں گے۔

وَتَرَاحُمُهُمْ بَیْنَهُمْ تَرَاحُمَ بَنِی الْاُمِّ

وہ اگرچہ مشرق ومغرب کروڑوں کی تعداد میں پھیلے ہوں گے مگر وہ آپس میں یوں ہوں گے جیسے ایک ماں کے بیٹے ہوتے ہیں۔

وَهُمْ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْاُمَمِ

یہ وہ ہیں کہ جو قیامت کے دن سب سے پہلے دیگر امتوں سے جنت میں

داخل ہو جائیں گے۔

اب دیکھو کس شان سے رسول اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اور آپ کی امت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اٹھائیسویں حدیث شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

ابن کثیر: ۲۰/۳ (جزو خامس)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

تمام تعریفیں اس خدا کی ہیں۔

جَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

جس نے میری امت کو اول بھی بنایا ہے اور آخر بھی بنایا ہے

میری امت اول بھی ہے اور میری امت آخر بھی ہے۔ اول کس لحاظ سے ہے اور آخر کس لحاظ سے ہے۔

آخر ہے دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور اول ہے جنت میں جانے کے لحاظ سے۔

اس حدیث شریف میں بھی رسول اکرم ﷺ نے ختم نبوت کو بیان فرما دیا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری امت تمام امتوں سے آخری امت ہے۔ اس امت کے بعد کوئی اور امت نہیں ہے تو میرے بعد کوئی نبی بھی نہیں ہے۔

انتیسویں حدیث شریف

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَتْ یَهُوْدُ خَیْبَرَ تُقَاتِلُ غَطْفَانَ

فَلَمَّا الْتَقَوْا هَزَمَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ فَعَادَتِ الْيَهُوْدُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ وَعَدْتَّنَا اَنْ تُخْرِجَهٗ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ اِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوْا اِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوْا غَطْفَانَ

دلائل النبوۃ للبیہقی : ۳۴۵/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے یہود کی اہل غطفان سے لڑائی ہوئی، تو خیبر کے یہود بھاگ گئے پھر یہودی اس دعا کے ساتھ واپس آئے، پھر یہود نے کہا، اے اللہ! ہم تجھ سے نبی امی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے دعا کرتے ہیں جن کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تو ان کو آخری زمانہ میں ہمارے لئے بھیجے گا اور ہم تجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے مگر یہ کہ تو ان پر ہماری مدد کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بھی یہودی حملہ کرتے تھے یہ دعا مانگتے تھے جس پر انھوں نے غطفان کو شکست دے دی

تیسویں حدیث شریف

حضرت زید بن حارثہ کے والد چچا اور بھائی جب حضرت زید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واپس لے جانے کیلئے آئے تو حضرت زید نے واپس جانے سے انکار کردیا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو دعوت اسلام یوں دی

اَسْأَلُكُمْ اَنْ تَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ خَاتَمُ اَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَاُرْسِلُهٗ مَعَكُمْ

مستدرک للحاکم ۲۲۵/۴

میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تم گواہی دو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں میں سے سب سے آخری ہوں۔تو میں زید کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے مجھے خاتم النبیین بنایا ہے، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ان تمام احادیث کی روشنی میں پتہ چلا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف رسول ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ختمِ نبوت کا تاج بھی پہنایا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس موضوع کو سمجھ کر آگے پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ